شوہر نہ طلاق دے، نہ ساتھ رکھے، تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

1

ریفرنس نمبر:Aqs 1677   تاریخ:08-09-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص اپنی بیوی کو ساتھ رکھنے کے لیے بھی تیار نہیں ہے اور اسے طلاق بھی نہیں دے رہا، بس یونہی لٹکا کر رکھا ہوا ہے اور بیوی تقریبا دو سال سے اپنی والدہ کے گھر ہے، تو ایسے شخص کے بارے میں حکم شریعت کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر حاکم بنایا اور عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا اور جس طرح عورتوں پر مردوں کے لیے حقوق مقرر کیے، اسی طرح مردوں پر بھی عورتوں کے لیے حقوق مقرر کیے اور جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرتا ہے، تو شریعت کی طرف سے اس پر بیوی کے لیے نان نفقہ اور رہائش وغیرہ دیگر حقوق لازم ہوجاتے ہیں۔

قرآن پاک میں ہے: ﴿وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: "اور عورتوں کے لیے بھی شریعت کے مطابق مردوں پر ایسے ہی حق ہے، جیسا عورتوں پر ہے۔" **(پارہ2، سورۃ البقرۃ، آیت228)**

نیز بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے متعلق قرآن پاک میں ہے: ﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: "اور ان سے اچھا برتاؤ کرو، پھر اگر وہ تمہیں پسند نہ آئیں، تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے۔" **(پارہ4، سورۃ النساء، آیت19)**

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں سے متعلق مردوں کو ارشاد فرمایا: "اتقوا اللہ فی النساء" عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ **(مشکاۃ المصابیح، کتاب النکاح، جلد6، صفحہ399، مطبوعہ ملتان)**

لیکن اس کے ساتھ یہ بھی یاد رہے کہ جیسے مرد کو عورت کے حقوق ادا کرنے کا حکم ہے، اسی طرح عورت پر بھی فرض و لازم ہے کہ وہ شوہر کے لازمی حقوق ادا کرے، بلکہ عورت پر شوہر کے حقوق زیادہ ہیں۔

حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ثلثة لا تجاوز صلوتھم اذانھم

العبد الآبق حتی یرجع وامرأۃ باتت وزوجہا علیہا ساخط وامام قوم وہم لہ کارہون" ترجمہ: تین شخصوں کی نماز اُن کے کانوں سے اُوپر نہیں اُٹھتی: آقا سے بھاگا ہوا غلام، جب تک پلٹ کر نہ آئے اور وہ عورت جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرے اور وہ قوم (اس کے عیب کے باعث) اس کی امامت پر راضی نہ ہو۔" (جامع ترمذی، باب ماجاء من ام قوما۔۔، جلد1، صفحہ191، مطبوعہ لاہور)

جو عورت شوہر کی فرمانبرداری کرتی ہے، اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ حدیث پاک میں ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایما امرأۃ ماتت وزوجہا عنہا راض دخلت الجنۃ" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر اس سے راضی تھا، وہ جنت میں داخل ہو گی۔

(جامع ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأۃ، جلد1، صفحہ349، مطبوعہ لاہور)

لیکن اس تمام تر تفصیل کے بعد عرض ہے کہ اگر میاں بیوی میں دوری اور اختلاف پیدا ہو جائے، تو دونوں طرف سے سمجھدار لوگوں کو چاہیے کہ معاملے کو حل کریں، لیکن اگر کسی طور پر بھی معاملہ سیدھا نہ ہو، تو بہر حال شوہر کے لیے یہ اجازت نہیں کہ وہ بیوی کو لٹکا کر رکھے، نہ اپنے پاس بلائے اور نہ ہی نکاح سے فارغ کرے۔

یاد رکھیں کہ شریعت مطہرہ نے بالکل واضح فرمایا ہے کہ بیویوں کے ساتھ زندگی گزاریں تو احسن طریقے سے گزاریں اور اگر کسی طرح ساتھ رہنے پر اتفاق نہ ہو سکے اور دونوں اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں، تو پھر شریعت مطہرہ کا حکم یہ ہے کہ طلاق کے ذریعے جدائی اختیار کر لیں، لیکن بیوی کو نہ تو صحیح طریقے سے ساتھ رکھنا اور نہ ہی اسے طلاق دینا، بلکہ لٹکائے رکھنا یہ ہر گز جائز نہیں۔

قرآن پاک کا حکم ہے ﴿ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: "یہ طلاق دو بار تک ہے، پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔" (پارہ2، سورۃ البقرۃ، آیت229)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "جب نکاح باقی ہے، تو اس صورت میں زید پر فرض ہے کہ یا تو اسے طلاق دے دے یا اس کے نان نفقہ کی خبر گیری کرے، ورنہ یوں معلق رکھنے میں زید بے شک گنہگار ہے اور صریح حکم قرآن کا خلاف کرنے والا۔ قرآن پاک میں ہے ﴿فَلَا تَمِيۡلُوۡا كُلَّ الۡمَيۡلِ فَتَذَرُوۡهَا كَالۡمُعَلَّقَةِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: "تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو اَدھر میں لٹکتی چھوڑ دو۔"

(فتاوی رضویہ، جلد13، صفحہ435، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاویٰ رضویہ میں مزید ایک اور مقام پر اس سے متعلق ہے: "بالجملہ عورت کو نان ونفقہ دینا بھی واجب اور رہنے کو مکان

دینا بھی واجب اور گاہ گاہ اس سے جماع کرنا بھی واجب، جس میں اسے پریشان نظری نہ پیدا ہو اور اسے معلقہ کر دینا حرام اور بے اس کے اذن ورضا کے چار مہینے تک ترکِ جماع بلا عذر صحیح شرعی ناجائز۔"

(فتاوی رضویہ، جلد13، صفحہ446، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

طلاق دینے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ بیوی جب ماہواری سے پاک ہو اوران ایام میں شوہر نے بیوی سے صحبت بھی نہ کی ہو، توان ایام میں صرف ایک طلاق رجعی دے (مثلاً ایک دفعہ یہ کہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی) اور چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے۔ ایک طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اس طلاق کا حکم یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی سے عدت کے اندر رجوع کرنا چاہے، تو بغیر نکاح کے رجوع کر سکتا ہے، اگر شوہر رجوع نہیں کرتا اور عورت کی عدت گزر جاتی ہے، تو عدت گزرتے ہی عورت نکاح سے نکل جائے گی اور وہ جہاں چاہے شادی کر سکتی ہے۔ اگر دوبارہ اسی شوہر سے شادی کرنا چاہے، تو نکاح کے ذریعے رجوع ہو سکتا ہے، حلالے کی ضرورت نہیں۔ خیال رہے کہ ایک ساتھ تین طلاقیں دینے سے تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور شوہر گنہگار بھی ہوتا ہے اور پھر بلا حلالہ شرعیہ کے رجوع کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی، لہذا طلاق صرف ایک دی جائے جیسا کہ مذکور ہوا۔

کتاب الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: "احسنه ان يطلقها واحدة فی طهر لا جماع فيه ويتركها حتی تنقضی عدتها لما روی عن ابراهيم النخعی ان أصحاب رسول الله صلی الله تعالی عليه و آله وسلم كانوا يستحبون ان لا يطلقوا للسنة الا واحدة ثم لا يطلقوا غيرها حتی تنقضی عدتها" یعنی طلاقِ احسن یہ ہے کہ شوہر نے جس طہر میں وطی نہ کی ہو، اُس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہاں تک کہ عدت گزر جائے (اس کی علت یہ ہے) حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا: صحابہ کرام علیہم الرضوان (طلاق دینے میں) اس کو مستحب جانتے تھے کہ بیوی کو ایک ہی طلاق دی جائے، پھر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ عدت گزر جائے۔

(کتاب الاختیار لتعلیل المختار، جلد2، حصہ2، صفحہ151، مطبوعہ کراچی)

موجودہ جواب سوال میں بیان کردہ صورت کو سامنے رکھ کر دیا گیا ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

08محرم الحرام1441ھ/08ستمبر2019ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے